

11.0502

بَلِّغِ الْعُلَمَاءَ بِكَمَالِهِ كَشَفِ الرَّدِّ جَنِّ بِجَمَالِهِ

حَسُنَتْ جَمِيعُ خِصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

تالیف مبارک مولوی ہدیہ صف کی ہدایت خلق کے لئے سستی بہ

طریق
الہدیٰ فی سنن
المصطفیٰ

ماہ جمادی الاول ۱۲۶۵ھ ہجری مطبع عظیم

الاخبار واقعہ مدراس میں منشی

محمد اسحاق صاحب کے اہتمام سے قابل طبع میں آیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
 عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ
 اَجْمَعِیْنَ ۝ یا اَلّٰہی اِس مَبَارَکِ رَسَالِے کو جو تیرے رَسُوْلِ کرِیْمِ کو
 سنّتوں کے بیان میں ہی زیور قبول عطا کر اور مومنین مصدقین کے دل کو نور
 ایمان کا بخش تاملِ رِقِّ الہدیٰ کو دے اپنا حُر زجاں کریں آمین ناظرین
 پر روشن ہوو کہ پہ میری آخری تالیف ہی اور مُجَلَّدِ بَیْت سے فوائد
 کمال ضعیف مزاج کے شوق سے لکھا ہوں نظیرِ اصلاح سے دیکھو اگر سہوِ بَی
 کچھ خطا نظر آوے دُست فراموش واللّٰہُ الْمُؤَقِّمُ

سنت کی حقیقت

سنت وہ عمل خیر ہے جسکو حضرت علیہ السلامؑ میں یا فرما ہوں اور علم اصول میں سنت سے مراد حدیث شریف اور کتاب ہے مراد قرآن شریف اور صحابہ کی سنت بمنزلہ سنت رسولی۔

فضیلت سنت

اسکی فضیلت میں آیات قرآنی اور احادیث رسول بہت آئی ہیں اور خدا سنت کو قرآن میں حکمت کہا ہی یعنی حکمت ایمانی کہ ہر ایک سنت انواع فوائد پر شامل ہے جو کوئی سنت پر عمل کرے دور آخر میں اسکے واسطے سوشہیدہ اجر ہے اور جو ترک کرے امانت سے تو وہ کافر ہے اور نادانی سے جو ترک کرے اس پر عتاب خدا ہوگا اور احکام الہی میں جیسا اوامر و نواہی ہیں حضرت کی سنتوں میں بھی اوامر و نواہی ہیں مثلاً عید الفطر میں صوم کو کچھ کھانا سنت ہے اور عید النضحی میں کچھ کھانا سنت ہے مازعید تک قس علیٰ ہذا پیہر مکتہ یاد رکھو اکثر مقام میں ثواب و سلبا کا لحاظ کام آویگا اور احادیث معلوم

ہو اگر ناکِ سنت قیامت میں نمایاں ہوگا اور عوض کو ترسے لٹکا جاوے گا اور تبت
سے خوابیاں دارین کی ہیں عاقل کے واسطے ایک اشارہ بس ہے۔

سلام

سلام میں سنت یہ ہے کہ السلام حکیم کہے اور اس کا جواب حسن وعلیک السلام
درجہ افتد و برکتا ہے مجلس میں ایک شخص جواب دیا تو سب فرض ادا ہوگا اور سلام
زبانی مسنون ہے بغیر اشارے تاکہ انہیں پتہ چم کرنے کے اور صاف بعد سلام سب اوقات میں مسنون ہے
اور سلام کے عوض میں لفظ بنگی بستر حضرت اور جب کے عوض میں تقصیر مربوط نہیں غلط
الوام ہے اور نفس مکمل کے واسطے یہ لفظ بہ تکلف درست ہوتا ہے اور سلام
حقیقت میں دعا خیر و سلامت ہے یعنی تمکو خدا سلامت رکھے اور تمھارا احاطہ
رہے اس میں ہرگز تحقیر نہیں اور حق تعالیٰ رسول پر السلام علیک یا ابراہیم کہا
اور یونس کو کہہ کیا اور صدیق کو سلام کہلا بھیجا اس بات نے وقف نہ کر اہل
دکن دوسرے الفاظ مقرر کئے ہیں اور سواریا دے کو اور کھڑا ہوا آدمی بھیجے ہو
کہ سلام کہے یا کسی سے آجائے حاضرین کو سلام کہے اور تقدیم سلام موجب ثواب ہے حضرت

علیہ السلام بچوں کو سلام کہے ہیں اور سب اصحاب حضرت کو السلام علیک
یا رسول اللہ کہتے تھے تو مرتبہ رسول کو دیکھو اور عبرت لو اور معانقہ عیدین
میں یاد رکھو کہ کوئی عزیز آیا ہی تو اسکے ساتھ مسنون ہی اور تعظیم کے واسطے
اٹھنا سنت ہی تا مومن کا دل خوش ہووے اور بار بار اٹھنا یا مسجد میں ذکر اللہ
چھوڑ کر اٹھنا درست نہیں حضرت ایسی تعظیم سے منع کئے ہیں۔

کلام

کلام شیریں اور کلمہ خیر اور آہستہ آہستہ بولنا مسنون ہی خوردی اور
بزرگی کا لحاظ اس میں ضرور ہی ماباپ اور مرشد و استاد کو تعظیم سے
خطاب کرے اور کلام ایسا جس سے کسی دل آزرہ ہو نہ کہنا اور شکایت و
غیبت اور دشنام سے ہذر کرنا واجب ہی تحریر و تقریر امام محمد غزالی نے لکھا
کہ ایک بار صدیق اکبرؓ کو گالی دئے رسول کریمؐ فرمائے یہ بات صدیق کو لائق
نہیں علماء کی مجلس میں خاموشی اور استغفار اولیٰ ہی اسی واسطے حق تعالیٰ
ایک زبان اور دو کان دیا اور اگر کوئی شخص بزرگ ہی یا استاد اور مرشد ہی

تو سوائے قال اللہ اور قال رسول اللہ کے اور کچھ کلام نکرے اور ذکر اللہ اور درود و صلوة بہترین کلام ہے۔

طعام

خدا کا رزق کھا کر آدمی شکر اس کا بندگی و طاعت سے گزارے اور
ماہِ محرمِ منہ اول و آخر دسوا اور سبم اللہ لکھ کر کھاوے اپنے سامنے سے
کھاوے اور مسلمانوں کے ساتھ ملکر ایک باسن میں کھاوے یہ طریق
مسنون ہے اور اپنا حصہ کچھ دوسرے کو دیکو اسکو ایثار کہتے ہیں ایثار کی
بڑی فضیلت ہے ادب سے دوزانو بیٹھ کر سفرے پر کھانا مسنون ہے روٹی کو
چھری سے قطع کرے اور اجابتِ دعوتِ مسنون ہے بشرطِ آنکہ دعوت
کرنے والا مومن مسلمان اور صاحبِ تواضع ہو و اور اسکی ضیافت میں غور
اور تکرار اور شرک و بدعت کو دخل نہ ہو و روپے سونے کے برتن کا مجلسِ رواج
نہو اور رقص و سماع کی محفل نہ ہو و مٹی کے برتن میں کھانا سنت ہے
اگر پاک برتن ملے چینی کے برتن بھی ایک قسم کی مٹی کے ہیں پانی پینے کے وقت تین

دفعہ کرے اور خدا کی نعمت کا شکر کرے کہ آب تیریں دیا اور اس کی پس خوردہ
 کوئی بوسن محبت سے مانگا تو دیوے سُوْرُ الْمُوْمِنِيْنَ شِعَاعُ زَمَانِیْنَ
 اگر کمال خاکسار کی اپنا پس خوردہ نہیں دیا تو بھی قیامت نہیں اگر اس مجلس میں
 کوئی ولی اور شیخ کا دل آئی ہی تو اس کا اللہ آپ طلب کرے اور کھانا کھائے بعد
 مجلس سے جلد چلا جائے تا صاحب خانہ کو اور دوسرے دعوتیوں کو حرج نہ ہو اور نکلے وقت
 صاحب خانہ کو بول کر اور شکر ادا کر کر نکلے۔

آرایش بدن

جب پیرایش بدن فطرت اسلام میں ہی تو آدمی خیال رکھے لباس پاکیزہ
 پہنے اور سر کی حجامت کرے تاخنہ لبوے موچھ کے بال کترے اور مونہ بغل اور
 سوز کا تراشے اور بچوں کی خان بھی سنون ہی اور داترھی بالنی بھی لنگھی
 اور روغن خوشبو لگانی آرایش بدن میں داخل ہی داترھی کی بری فضیلت
 اور سنتِ موکہہ ہی اور سر کے بال میں سنت یہہ ہی کہ مونہ سے یا چھوڑ دے تو بقدر
 ایک بالشت اور فلان گردہ کا کل وغیرہ رکھنا بدعت ہی سر کے بال لنگھی کر کے

مردوں کے لئے سنت ہی -

وضو کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں آراخلمہ یہ کہ وضو کے آگے بول براز سے فارغ ہو کر اور پاکی بول کے واسطے کلوخ لیو پہ بھی طریق اہل سنت کا ہی دھیلے کے بغیر پانی سے دھونا بے فائدہ ہی طہارت حاصل نہیں ہوتی ہے اور وضو کرنے کے وقت لمبڈی پر بیٹھے اور ہر ایک عضو کے واسطے دعائیں فقہ میں مذکور ہیں ان کو پڑھے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم وضو کے اول کہے مٹی کے برتن سے وضو کرنا مسنون ہے تیا من وضو و غسل اور جمیع امور میں سنت ہی یعنی سیدہ طرف سے آغاز کرنا۔

غسل کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں آراخلمہ یہ کہ اول بدن اور کترے کی نجاست دھو کر اور غسل لمبڈی اور وضو کرے اور رابدن تر کرے اور کان میں سوراخ ہی تو کاڑی کھول کر اسکو تر کرے اور غلبہ جانب و اقلام میں درنگ نہ کرے ہمیشہ ہر متطہر ہے غسل جمعہ سنت مکوہ ہے بعد لباس پاکیزہ میں کر خوشبو لگا کر سب الگ مسجد کو جاوے۔

نماز کی سنتیں

ان کا بیان فقہ کی کتاب میں ہے نماز فرض میں ارکان کے سوا باقی اعمال واجب
سنت ہی جیسا تکبیرات تسبیح اور تعدیل ارکان واجب ہی اور سجدہ گاہ کو دیکھنا اور
میں آنکھ کو دیکھنا اور دعا مانگنا اور دعا مانورہ پڑھنا سنت ہی اور سنت یا
بعضے نوکدہ ہیں اور بعضے غیر نوکدہ مثلاً صبح کی دو رکعتیں اور ظہر کی چھ سوئی
رکعتیں اور عشا کی دو رکعتیں نوکدہ ہیں اور ظہر کی چار بعد فرض اور عصر کی چار
قبل فرض اور عشا کی چار قبل از فرض غیر نوکدہ ہیں دستور جمعہ کی سنتیں اور ان کا رکعت
اور بعد دو رکعتیں نوکدہ ہیں اور نماز تہجد اور نماز اشراق دو رکعت اور صلوٰۃ النضحی
چار رکعت اور دو رکعت قبل از نماز غروب اشام فی کے نزدیک مسنون ہی اور نماز آدھ
کی میں رکعتیں مسنون ہی ان کی بڑی تاکید ہے صیام رمضان کے واسطے قائم لیلاں میں طور پر
علیٰ فقہ ہی جو کوئی اس سعادت سے پلا غدر محروم رہے بد نصیب ہی اور صلوٰۃ الرغائب شبان
شب برات میں جماعت سے اور صلوٰۃ الہول جو عجا سے بعد دفن میت پڑھتے
بدعت ہی لیکن رمضان میں لیلۃ القدر کی جستجو بیداری کے واسطے فرادی نوافل پڑھنا

افرائض کے بعد سنت نماز اس سطلے مقرر ہوئی کہ نماز فرض کا ہر سہو اور اس کے نقصان کی تلافی ہو و اور جب کو حجت میں حضرت کی حضوری درکار ہو تو اہل بیت پر ہے نماز جنازہ اگرچہ فرض نہ کیا یہ اس کی تری تاکید ہے اس باب میں کشش کرنا خود سال بچے کی نماز میں امید شفاعت کی ہے۔

روزے کی سنتیں

کتاب میں مذکور ہیں از انجملہ کتب سہری دیر اور افطار جلدی فجر وغروب کے آفتاب کے گرے اور کسی کو افطار کرنا سنت ہے اور بعد زوال آفتاب کے بسواک کرے اور صبح بعد استعمال کرے جسے کو دہن جو بزم شنگ ہے دو ہر کو روزہ سنت شوال سنت ہے روزہ عید صوم ایام بعض صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور دوسرے دن نافذ کرنا سنون اور روزہ عرفہ روزہ نہم و دہم و یازدہم محرم سنون ہے کسی سخت و بلا بیماری کے دفع کے واسطے روزے کی نذر کرنی اور ادا کرنا سنت حضرت علی کی ہے جو حسین کی بیماری میں تین روزے کی نیت کر کے افطار کے وقت سزاوت کر کے مالک ملک عقبی کے ہوے جو شخص مجروحی علیہ شہوت کے توڑنے کو روزہ نفل رکھے نماز سے بچے۔

زکوٰۃ کی سنتیں

کتاب میں مذکور ہیں از انجملہ قبل از گزرنے سال کے زکوٰۃ دینا اور دیشوس کو وضو نہ دینا اور آٹا زکوٰۃ خوشی سے کرنا اور اچھا سکہ فقروں کو دینا اور سنت نہ رکھنا اور منجی خیرات کرنا مسنون ہے اور تواضع کرنا فقیر کے آگے کہ اسکا احسان ہی اور رمضان شریف میں بہت سخاوت کرنا سنت ہے کہ اس ہینے میں ایک عمل کا ثواب مضاعف ہوتا ہے ستر درجے تک الید العلیٰ خیرین السفلی ایسا سخی ہی بہت اور بکبر سے حذر کرے۔

حج کی سنتیں

فقہ میں مذکور ہیں از انجملہ یہ کہ دوستوں کی ملاقات کو جاؤ اور ان سے معافی چاہئے اور قرض کرے امانت خلق کی سپرد کر دے یو لفقہ عیال کا بندوبست کرے توشہ ساتھ لے جاوے حرمہ اور زمین کھوڈ کا آلہ اور سپید سید ساتھ رکھے کہوں کہ موت و حیا خدا کے علم میں ہے اور سواری کا جانور قوی مقرر کرنا بھی سنت ہے اور حج فرض بعد حج نفل اور اگرنا مسنون ہے بشرط آنکہ اس نماز میں والدین کی خدمت سے یا خدمت خلق سے محروم نہ رہے اور حج کے واسطے گداائی کرنا درست نہیں کہوں کہ فقیر حج فرض نہیں مدینہ منورہ کی زیارت سنت ہو کہ

ہی حضرت ذاکر ہیں جو کوئی میری زیارت کر لگا گویا اسنے مجھے سے جات میں ملے۔

لباس کی سنتیں

درازی یا بجامہ بقدر نصف ماق مسنون ہی اور سارے کپڑے پیرا من اور بجامہ
 وغیرہ تنخے کے اوپر نہا اسکے نیچے جو درازی ہو وہ دونوں میں ہی دستار سفید
 یا سبز یا سیاہ سنن ہی اور لباس سپید سنن و سب ہی اور لباس سُرخ مردوں کے
 حق میں مکروہ ہی بکری کا شلہ سفید طرفیہ دونوں شانوں کے درمیان ہی باتیں طرف کھنا
 بدعت ہی تقلید لباس سنن ہی تقلید لباس اہل عجم اور اہل کتب وہ ہی شرط پہلے
 لباس سنن الا صالح اور شرح پر ہو کہ نہیں تو وہ لباس بے فائدہ ہوگا شادی اور
 نکاح میں مردوں کے واسطے یا سپید لباس سنن ہی خلعت یا ش زلف کسنا وغیرہ
 بدعت ہی اور عازا لباس جو بیاد تو ابی ادب کے سبب بے برتنہ مراد برتنہ بدن باز
 بڑھنا خلاف سنت ہی لنگ سپید یا سُرخ یا بڈھنا اور تاج پہنا اور چادر اوڑھنا یا کپڑے
 سنن ہی اور لباس سنگ سولہ کی وقت ردا ہی دو سہ اوقات میں خلاف شرع ہی
 دستار تاج یا بڈھنا سنن ہی اور دستار کا مقدار حد زیادہ نہ ہو علما عرب و عجم میں

عامے کا مقدار زیادہ ہو گیا۔ دین ازان ضعیف کہ فردا کی نیت شروع و تمامہ ہوا
خوش برپرواز تبتہ اند و لباس میں غیر ذلت والوں کی اور اہل کتاب کی تقلید حرام ہے۔

زیورات کی مستیتیں

عورت کے لباس میں سب طرح کا روپے سونے کا زیور روا ہے مگر تقویٰ یہی کہ عورت
سونا کا زیور کم پہنے کہوں کہ فاطمہ زہرا سونے کی زنجیر پہن کر حضرت کی خفگی کے سبب بچہ کو
خیرات کر دئے۔ مرد کو کچھ حق میں ہر ایک قسم کا زیور حرام ہے مگر اگر کوئی روپے کی اور
چھاپے مہر خدا حاجت رکھنا روا ہے و انت اگر ملتے ہیں تو روپے کا تار سے ان کو
مٹھ کر میں لڑکوں کو روپے سونے کا زیور پہنا کر اہت ہے لڑکوں کی ناپاکان چھپنا
باقی باب الی کے واسطے حرام ہے۔

نکاح کی مستیتیں

عذاجت صالحہ بارگاہ اور اشراف لڑکی کو جو ہم مذہب ہو و کم ہرے جو محل ہو
نکاح کرنا مسنون ہے نکاح کی مجلس میں کھجور اور مصری حاضر کرنا اور دف بجانا اعلان
کی خاطر سنن ہے مسجد میں عقد نکاح مسنون ہے رسم باجا نوبت اور رقص اور میزاقیاں

دھول وغیرہ جو مروج ہی بدعت ہی قرار دیا نکاح کے لڑکی کا منہ سنوار
 کالج کو یا اسکے اقربا کو بلا کر مسنون ہی اگر بیوہ لڑکی صاحب بیقہ اور پارسی تو
 بکرہ نہیں ملنے کی صورت میں نکاح کرے قد و قامت لڑکی کی شوہر سے کم ہے لڑکی
 کا نکاح ساتویں برس یا بارھویں برس قبل از بلوغ کر دیا مسنون ہی تادی
 اور نکاح کے واسطے کسی کو فرض حسنہ دیا یا قرض لینا مسنون ہی سود قرض
 لینا حرام ہی طعام ولیمہ کی ضیافت بلا تکلف مقدور کے موافق مسنون ہی عی
 کو گھر میں لانے کے بعد نواہ دعوت اجاب کی کرے بعد اطعام عطر اور پھول پان
 تعظیم سے دیو روپے سونے کی تھالی اور چنگی اور گلاب پاش تقریٰ کردہ ہی دوسر
 ظروف سے بھی کارروائی ممکن ہی امام ابو حنیفہ کو تین ہاتھ کی سلائی سرمدان میں
 آئی ع مسلمان در کتاب مسلمان در گورہی بات ہی -

زچہ اور ولادت کی سنتیں

جب فرزند پیدا ہو تو اسکے دونوں کان میں اذان کہنا مسنون ہی اور ساتویں دن نام
 اچھا رکھنا اور شیرینی بانٹنا اور عقیقہ کرنا مستحب سرور عالم حسین کا عقیقہ کئے تھے وہ بھی قرآنی

ہی سلامتِ فرزند کے واسطے شروع ہری عقیقے کا گوشت فقرا اور اہل قریب کو
تقسیم کرے بقول شاہ عبدالعزیز قدس سرہ بابائے اکو نہیں کھانا اولیٰ ہی اور مہینہ
بال کے مہر زن رد پایا سونا تو لکر فقرا کو دے۔ چھٹی چھلے کا رسم بدعت ہی لیکن
جس ولادت بعد انقطاع نفاس کے مستحب ہے چوتھے برس فرزند کی سجدہ خوانی کا رسم نقد
مستحسن ہے اگرچہ حدیث سے ثابت نہیں قص اور سماع ایسے شرعی رسم میں بہت نازیاں

خانہ داری اور بیتِ اولاد کی سنتیں

زن و فرزند کو قرآن اور شرع کے مسئلے اور بقائد و فقہ سکھانا سنت ہی لڑکوں کے
سات برس کی عمر میں نماز کا حکم کرے اگر تصور کریں دس برس کی عمر میں انکوائے لڑکی
کو نماز اور سیون وغیرہ اچھا نہر سکھاؤ مستعد نکاح کیا ہی تو ہر ایک عورت کے ساتھ
شبِ شام اور نمان و نفقہ میں عدل کرے دروازے پر پردہ چھوڑے گھر کی دیواروں میں
سوراخ ہی تو اسکو بند کرے جو ان عورت کو اپنے یا اسکے ماں باپ کے نزدیک رکھے
عورت کو قید میں رکھے غبار کرے اور اسکی مخالفت عہدے امور میں کرے گھر کے مالک
کاموں میں مدد کرنا شریک ہونا سنت ہی حضرت ایسا کرتے تھے لہذا مذی غلام کو شفقت سے

پرورش کرے وہی کھانا کپڑا دیوے جو اپنے بچوں کو دیتا ہے اگر سے
 کیز کے بدن کو جلا ناگاہ کبیرہ ہی عورت کو اسکے باب کے پاس عیدین میں
 بھیجے بد عورت کو حتی المقدور طلاق نہ دیوے آورد و مرا نکاح بر حیل میں
 کرنے پہ زمانہ شتر و فادے خالی نہیں صبر و تحمل اور قناعت اختیار کرے
 معیشت کے واسطے کب کرے علم و کتابت یا تجارت سے اولاد کو بعد قیام لحام
 شرح کے اگر کوئی لسان غیروں کی سکھلایا تو قناعت نہیں شرط انکو اسکے
 دین میں خلل نہ آوے اولاد کو بری صحبت سے بچا دے اور گھر کے باہر جان نہ دے
 اچھے لباس اور اچھی لذت غذا سے آشنا کرے لڑکے کے باہ میں تاخیر اور لڑکی
 کے باہ میں تعجیل کرے۔

خط اور کتابت کی سنتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم سے مکتوب آغاز کرے القاب و آداب کے بعد کوئی آیت
 یا حدیث موافق مطلب کے لکھے اپنی عاجزی اور مکتوب الہی کی بزرگی اس میں فکر
 کہیں اور نام پر خاک ڈالنا اور مہر کرنا اندر یا سر نامے پر خون چھ آدھ ٹک اور

قبلے میں شہودِ حق لکھنا اور توبہ کے موافق لکھنا اور سودی تمک لکھنے سے یا اس کام میں
 کرنے سے حذر و احتیاط کسی پیغمبر اور محمد علیہ السلام کے پیلو اور صحابی یا ائمہ کے بعد رضی اللہ عنہ اور امام
 اولیاء بعد رحمۃ اللہ علیہ یا اقدس سرہ اور کسی مقلی کے واسطے غفر اللہ له و نور اللہ توفقه لکھے۔

تختے اور ہڈے کی کُستیتیں

تختہ ہمایا بھینا اور سو کو قبول کرنا مسنون ہے اگرچہ حقیر ہو اور ہڈی کفار کا بھی لینا
 مسنون ہے تالیفِ قلوب کے واسطے اور قاضی بختی ہڈے کو جو خلافِ عادت قبول
 نہ کریں کہوں اس میں دین کا مفہدہ ہے اور عیبتِ خاطر کرنا پیرنگا اور ہدیہ زانی اور
 شرابی کا تارکِ صلوٰۃ و صوم اور سود خوار کا رد کرنا اولیٰ ہی تا وہ گنہگار ہے توبہ کرے

مہمان نوازی کی کُستیتیں

مہمان داری اور مہمانی کریم مسنون ہے مہمان کے ساتھ کھانے میں فضیلت ہے ابراہیم علیہ
 السلام اور رسول کریم علیہ السلام مہمان نواز تھے مہمانی کی حد تین دن ہے الضیافۃ
 ثلثۃ ایام فراہم کریں اس کے زیادہ نیز بان کے گھوڑے خصوصاً جب دنیا دار اور غرور
 ہو تین دن بعد دوسرے مکان یا خانقاہ میں آکر سے اور زمینِ مسعودہ عالم دوست

برین خوانِ نیازِ شمن چہ دستِ بہانِ جیہی ایندق ساتھ لاتا ہی اسکی خدمت میں
ساترہی حضورِ صاحبِ کونِ عالمِ اعلیٰ درِ مشہدِ وقت ہوا اگر موالِ الضیفِ حین میں
آیا ہی بہانِ کو یک دمی دست کو خست کئے وقت مشاوت یعنی خدمتِ قدم اسکے ساتھ جانا
مسنون ہی کوئی بزرگ سفر سے آیا ہی تو لوگ اسکی ملاقات کو جاویں اگر یہ بھی تقدیر کیا تو

اولیٰ - خدمتِ خلافت کی سنتیں

سنت یہ ہے کہ بندگانِ خدا کی خدمت دم یا قدم یا قلم یا زبہم کرے اور انکی جہاد والی میں
حتی الامکان کوشش کرے کلمہ خیر کی واسطے کہے یا کہیں سفارش کی واسطے لکھا ویا لکھدے
یا کچھ زرا پنہ پاس دے یو بقدرِ مقدور یا ممکن ہی تو کسی امیر و غنی سے دلو اور الدال علی الخیر
لکھا علیہ فرمائے ہیں۔

فواشیح کی سنتیں

ما محمد میں حضرت امام حسین کی نیاز اور دعوت فقر اور غنیان کی اور مجلسِ فکر فضاہلِ امام حسین
رضی اللہ عنہ اور دکانِ غم سنانا و نارولانا پانی شربت پلانا خیرات کرنا اور تلاوتِ قرآن
اور مجلسِ درود خوانی موجبِ ثواب ہی لباسِ سیاہ پہنا اور گریبان بھاننا اور سینہ مجروح کرنا تعزیر کا علم

استاد کرنا بدت ہی آپس سیاہ کا طریق ہڈیں اہل عجم سے پھیلا ان مقدس ایام میں کھل
 بازی اور سہارا و تھک اشغال اختیار کرنا اور ناشاد کھینا کمال معصیت ہی اور زیارت تک ترک
 حیوانات اور ترک روزہ و ہم بدت ہی ماہ صفر میں تیرا دن تک غوث کے قابل احادیث ہی
 حضرت فرما ہیں غوث نہیں ہی جو آدمی توکل اور صاحب تقاوت ہو دہر ایک کام ان ایام
 کرے صفر المظفر صفت اسکی مشہور ہی اور جو ست عقیدہ ہی اور تو ہم اس پر غاری تو
 چندے صبر کرے اور صفر کے آخری چار شعبے میں جو اہل اسلام کو ان کر کہ حضرت رسول اللہ صلی
 علیہ وآلہ وسلم کے نام سے فاتحہ دیتے ہیں کچھ ثبات نہیں بشرط حسن اذات ماہ ربیع الاول سے
 بار اوقات میں بارہا دن حضرت علیہ السلام کی نیاز کرنی اور جشن ولادت کرنا حضرت فضیل
 است کو سنانا مولود خوانی اور اذات کو مجلس میں بقدر ضرورت روشنی لکنی جمیع اغنیاء اور ارام
 کے حق میں نیک کام ہی مدار کس کو نابینا حرمین اس عادت سے بہرہ ور ہو خدا ان کو مغفرت کرے
 ماہ ربیع الثانی میں بگبار دن تک حضرت غوث الاعظم کی نیاز کرنا اور کلمات آپ کے سنانا اور
 محفوظ شریف پڑھنا اور دعوت اغنیاء و فقراء اور خیرات کرنی نیک کام ہی ماہ جادی الاول
 مدار کے مہینے میں پیشہ زندہ مارا کی نیاز مشہور ہی لیکن جہانیاں سلگنا اور انواع بدعتا بھی پر

جو کہ اس مہینے میں جاری
 حضرت علیؑ اور حضرت
 شہید علیؑ کی شان مبارک
 کو نہیں فاتحہ ہی
 جب عشرہ محرم میں
 رہنا نا اور دوسرے
 کام کیگزنا اور اس
 فاتحہ ہی

از قبیل بیعت ہے۔ ماہِ جامدی الثانی جبکہ آخر کا ہینا اہل مدراس حضرت قادری کی
فاتحہ اور اہل جد رآباد درکنشین ہولی کے فاتحہ کرتے ہیں جب میں انبرہ قدرت حضرت سالد غازی
کی نیا کرئی نیکام ہی جگہ قید اور دوسری بدیش جو مروج ہیں قابل ترک ہیں ماہِ شعبان میں
شبِ اکت کے لحاظ سے ہر ایک مسلم گھر میں جالوان نخت پکاتے ہیں نیکام ہی شہر طائفہ اس فتح میں
جیت اور صلوات کدھل نہو آتش باری محض فعلِ شیطانی ہے ماہِ رمضان المبارک میں بقدر مقدور
افطار کو دقت اجاکی ضیافت اور فترا کو کھلانا اور مکان آراستہ کرنا اور نماز تلوچ پر ضابطہ
فضائل اعمال میں ہی لیکچر القدر آخری دے میں ہی ذیقعدہ یعنی بندہ ازیش بندہ نواز
کی نیا کرتے ہیں چراغاں وغیرہ ترک کرنا اولیٰ عافیت الیٰ جبکہ بکر عید کہتے ہیں عرفہ میں طہام اور فاتحہ
جو مروج ہے شہر ترک برتا احسن ہے معلوم کیجئے کہ جمیع اصحاب ائمہ طاہرین اور اولیاء فاتحہ غیر قید
کے احسن ہے کہوں کہ چلم اور برکی کا طے سنت کے برخلاف ہے جب سن وفات بدلتا تو دن کہاں
غرض فاتحہ ایصال ثواب اور خدمتِ فرائض کا قید اس واسطے لازم نہیں۔

بیمار اور بیماری کی سببیں

عیادتِ مومنین کی اور زبانِ مومنات کی محرم کے لئے سنت ہے کوئی روز مقرر کرنا اور رات کی عیادت

برعت ہی کا فرق کیا ہوتا جو دوست ہو مستحق ہی شاید اسکو ہدایت ہو عیادت کے مجھے بیمار ہی
 ہیں تو اسکو نسل دیکھ اور شفا کا امیدوار کرے اور علاج بیمار کا بشرط مہارت سنت ہی حضرت
 علیہ السلام بیماروں کا علاج کئے ہیں اور طب النبی علیہ السلام کی بری فضیلت ہی بشرط
 انکہ طبیعت بل اور بدخون ہو اور بیمار کی خدمت بھی سنون ہی اسواسطے فائدہ ہر وقت
 گھر چھوڑ کر گھبراؤ کو منع کئے ہیں کہوں کہ قضا سے بھاگنا ہی اور درما نگوں کی خدمت نہ کیوں
 اور بیمار کے نزدیک نا بد جملہ نکرے بیمار دوا کھاؤ اور پرہیز کرے اور شفا کا امیدوار رہے خدا
 شافی مطلق ہی خدا ہی کی صحبت سے خدر کرنا واجب فرزندِ اَمِنْ الْجَنَّةِ و فرزندِ
 ہیں اور ایک مجذوم کے ساتھ آپ کا کھاتے حضرت کو توکل میں کمال تھا بعضے کا اسلام خارش
 اور رد و آ اور دوا باز دے سے خدر کرنا کہہ میں بیمار پیر فانی ہی تو آخرت کی خلی اور دنیا
 کی خرابی اسکو بیان کرے تو بے اور ذکر اشد طرف اشارہ کرے اور بیماری کی اذیت پر صبر کرنے
 لئے اشد کی رحمت صابر کیجے ساتھ ہی عیادت دن کو اور رات کو اور ہر ایک دن دعا ہی

جنازے کی سنتیں

مختصر کی اور غسل و کفن کی سنتیں کتابوں میں مذکور ہیں جنازے کے پلنگ کو چار شخص اپنے ہاتھ

اٹھادیس گانہ صے اور پت پر نہ اٹھادیس جلدی لیجاویں بغیر ورتے کے اہل کتاب
 آہستہ لیجاتے ہیں دین محمدی میں ہر کام جو دین کا ہو اہل کتاب کی مخالف سنت ہی خوب
 یاد رکھو جنازے کی نماز اور اسکی ہر اہی نقل نماز سے پڑھنے سے بہتر ہی جنازہ کی خبر کا
 کر کہنا صلوٰۃ الجنازہ تین بار کہے تا غافلین حاضرین وضو کر کے جلد آویں جنازے کی
 صفوں میں آخری صف انصہی اور جنازے کے پیچھے آورد و نول طرف سے چلنا مستحب
 اور ذرے فرق سے آگے چلنے میں بھی نصیحت ہے آگے کوئی سوار نہ چلے کہوں ملکیت تھرتھے
 ان کا لب ضروری جنازے کے ساتھ آگ لیجا نا بدعت ہے اور شاید اس پر کرنا
 یا استادہ کرنا یا فرش یا انداز شبہ بنودی لال دامن یا شال گنیں وغیرہ عورت کے نعش
 پر آزارنا باج ہے کہوں کہن سس عورت کے واسطے باج ہے پر مرد کے واسطے ایسا
 تکلف عیب ہے سپید کفن سب کے واسطے مسنون ہے اور کفن میت کے حوصلے سے زیادہ
 دنیا مستحب ہے کہ مردہ کفن سے فخر کرتا ہے اور بدعت تکلف بھی منع نہیں کہوں کہ کفن خیر
 ہوتا ہے کفن کی ہیئت میں شرع کا لحاظ ضروری اسکا بیان فقہی کتاب میں ہے
 خلعت کے رنگ کو ایک پارچے میں پست اگر گورستان میں دفن کرنا گھر میں کرنا بعد دفن کے

جو بالغ ہو گیا؛ ساعت قبر رکھتے رہ کر تلقین کرنا مستحب ہی قبول ای بلور جو تو دنیا
 میں بولتا تھا اللہ میرا رب ہی اور محمد میرا رسول ہیں اور قرآن کتاب اور کعبہ قبلہ اور
 مسلمان میرا دواں ہیں قبر کے اندر کچی اینٹ اور بالترکھنا اور کھودنا سخت
 میں سنت ہی کچی اینٹ گچ یا سنگ کے قبر باندھنا روا نہیں مگر یہ کہ درغود کا
 خوف ہو دکن میں اسی خوف سے سنگ پوشی کا رواج شاید ہوا سیوم کی زیارت
 کے واسطے شیخ جمع ہونا بدعت ہی صاحب نصاب نے منع کے بات میں پھکیں
 دلیل لکھا ہی مقبرے میں جمع ہونا اور ختم قرآن کرنا مستحب ہوگا قبر پھول یا سبزہ یا
 شاخ تر رکھنا مستحب کہ کچی چیز ذکر کرتی ہی چادر گل کی قیمت فقرا کو دینا ادلی ہی مقبر
 پر چراغ روشن کرنا اور غلاف اوڑنا لکھنا اور قبرستان میں ناز و نیاز
 یا کھانا پینا یا سو جانا مکروہ ہی حضرت علیہ السلام التَّغْرِیۃُ ثَلَاثَةٌ اَلَا
 دُفِنَ ہِیْ مِیْنِیْنِ دِنٍ سَے زیادہ غم کرنا یا غم یاد دلانا اور ترک اشغال و بیادوی
 خلاف سنت ہی زیارت قبور مومنین خصوصاً زیارت قبر والدین اور استاد
 مرشد کی سنت ہی زیارت کرنے والا یوں کہ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارِ قَوْمِ مَنَیْنِ

اَنْتُمْ سَلَفْنَا وَنَحْنُ عَلٰی اَنْثِ اور فاتحہ سورہ اخلاص آیہ
 الکرمی اور درود پر ہر کتاب بخشنے سے ت کے فاتحہ کا کھانا فقر اکو کھلانا اور
 خیرات کرنا اور کو اکھو دنا اور ایسے کام مستحب ہیں دہم ستم جہلم اور برسی کا
 قید خلاف شرع ہے اور بزرگوں کے عرس میں رقص و سماع اور استعمالِ کھڑک
 حرام ہے اولیاء اللہ ایسے کاموں سے ناراض ہیں حق تعالیٰ جمیع مومنین کو اس سے
 رسول کریم کی توفیق دیوے آمین۔

تم ۸ بلا ۱۲

م م م
 م م
 م

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد

مبارک مودت کتاب

مفتی سید مظہر العجایب مدراس میں

اہتمام سید جمال الدین کے ماہ

جمادی الاول ۱۲۷۸ ھ ہجری

میں زیور طبع سے

آرہستہ ہوئی

صلیٰ و علیٰ آلہہ و سلم
کا علیٰ ابیہ میری الہامیہ رحمتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر طالب صنف کے اس مبارک کتاب میں مطلب میں ایک سیدہ کہ اطفال مکتون میں ہر روز چند اسماء یاد کریں دوسرا یہ کہ کتابان عند الشک امداد ملاحظہ کریں تیسرا یہ کہ اولاد کا نام تجویز کرنے کے وقت سب اہل اسلام محمد رسول اللہ علیہ السلام کے نام سے شہینہ کے ساتھ فاتحہ و یکائس کو کھولیں پہلی طریقتی میں جو اچھا نام دل پسندی اسکو اختیار کریں قوم کے لحاظ کے ساتھ مثلاً سید یا شیخ یا آغا یا مرزا یا ابراہیم یا خان یا بیگ یا غلام ابراہیم لفظ غلام بزرگوں کے ناموں کے لئے بمعنی مرید و معتقد ہی فتوے کے رو سے شرک فی التسمیہ نہیں ہے اور میں اس مختصر میں اوصاف زواید اور بسا سکاری خطابات وغیرہ نہیں لکھا ہوں اکثر حرج و سمار لکھا کیا ہوں اور معلوم کیجئے کہ سیکے کے چار درجے ہیں پہلا درجہ اسماء الہی کا ہی عہد کے ساتھ دوسرا درجہ اسم مبارک محمد علیہ السلام کا ہی جس سے بخشائیں کی امید ہی تیسرا درجہ بزرگان دین کے ناموں کا ہی چوتھا درجہ

القاب وادعای کا ہی جیسا مجد الدین شرف الدین وغیرہ اس کے واسطے لحاظ و
 تمیز درکار ہی اس سال کے اکثر ہمارے ساتھ خواہ مفرد ہو ورنہ نام کب جب قسام
 مذکور ہوں تو ہزاروں نام ہو جائیں مثلاً سید محمد شیخ محمد انعام غلام محمد بیک
 میں اس ترکیب کا نام اقسام رستہ رکھا ہوں مرکب کی مثال سید محمد حسین وغیرہ
 ابراہیم علی احمد خان احسان علی آدم شریف اور حسین احمد حسین احمد علی
 ابوالقاسم ابوالحسن ابوبکر ابوالعالی ابوطالب ابوالنیر ابوعلی ابوطیب ابوطاہر ابوسید
 انصاف علی اسد اللہ اسمعیل خان استی بیک اشرف علی اعز الدین اعظم علی خان
 افتخار الملک اکرام علی اکبر علی اکبر جنگ ادا حسین افضل الذوالہ آصف جنگ اصغر علی
 آصف جاہ اعظم جاہ اسد علی اسد اللہ خان امین الدین امانت علی افور علی
 الہ داد خان آلہ یار خان الہی بخش امام بخش امام الدین امیر علی انصاری امیر الدین
 امیر الامام امیر اللہ اولاد علی الف خان امان اللہ حسینی ابن صاحب ابوالفضل
 اعتقاد الملک افندی صاحب غور است امام بی اشرف النساء امین اللہ
 اللہ رکھی بی آمنہ خاتون آیتہ فاطمہ افضل بگم امیر النساء احمد النساء اجمالی بیک

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم
مكتوباً في كل لغة ولهجة
ومكتوباً في كل قلب
ومكتوباً في كل جنة
ومكتوباً في كل نبي
ومكتوباً في كل ملك
ومكتوباً في كل نبي
ومكتوباً في كل ملك
ومكتوباً في كل نبي
ومكتوباً في كل ملك

سیدنی مصطفیٰ
بریں

سختی محال
نقد و عقوبت
جواب

ب بادشاه صاحب بخش میان باقر علی باقر حسین بذل علی بسم الله خان بدر الدین
 بدرالدوله بركة الله بند علی بند حسین بدر عالم بهزاد خان بخش میان بریان الدین
 بهادر علی بهرام جنگ بهلول خان باقر بیگ رستی میان عورات بی بانو النساء
 بیجان بی برکت بی بول بی بدعی بیگم پیر خان پیران حسینی **ت**
 تاج الدین تراب علی تراب الدین تحسین علی تصدق حسین تفضل حسین نهجور حسین
 تبسوم حسین تقی الدین خان تقی علی عورات تاج النساء ثابت علی
 ثابت حسین **ج** جان جهان جام عالم جامی صفا جهانگیر جبار خان جنید خان
 جهان جهانان جان محمد جلال الدین جمال الدین جمال محمد جعفر حسین جعفر علی
 عورات جمال النساء جمال بی جمیلہ خانم جانی بیگم جهان پرور بیگم **چ**
 چاند خان چندا صاحب جنوب میان چشتی حسین چاغ علی عورات چاند بی
 چغتای **ح** حبیب حسن علی حسین علی حسین لطف الله حضرت بادشاه
 حسین حسین حسین حسین احمد حسام الملک حمید الدین حسن زمان حسن محمد
 صیام الدین حمایت علی حیدر علی حیات علی حسن منور حراست علی حمایت علی

سختی محال
نقد و عقوبت
جواب

حیدر خان جیانی میان حافظ احمد خان حافظ سرور حافظ یار جنگ حرمت
 حافظ قاسم حافظ عمر حافظ معروف عورات حرمت النساء حبیبی حیات بی
 حلیمہ بی حبیب النساء حسینہ بیگم حسین بنو حسین بی خ خیرات حسین خان جیان
 خان عالم خدا بخش خدا نواز خان خادم علی خلیل الرحمان خورشید علی خرم علی
 خلیل اللہ خضر صاحب خواجہ جنید خواجہ میان خواجہ بادشاہ عورات
 خدیجہ بی خواجہ بی خیر النساء خیر دبی د داود علی دلاور علی دوست علی داؤد
 دیانت علی داور علی دلدار علی دلیر جنگ دستگیر صاحب درویش محمد درویش علی
 درویش حسین دوست محمد خان دولت خان داراب جنگ عورات
 دولت النساء دولت بی ولد دار النساء ذاکر حسین ذاکر علی ذاکر اللہ خان ذوالفقار
 راشد علی رحمتہ اللہ رحمان خان رحیم بیگ رمضان علی رجب علی
 روشن علی روح اللہ خان ریاست علی رشید الدین رونق علی خان حرمت
 زار علی رئیس الامرا ریاست حسین رحیم الدین عورات رابعہ بی رحمت
 رحیم النساء رحمتہ اللہ رشید النساء زاهد علی زور اور زبردستان

حیدر خان جیانی میان حافظ احمد خان حافظ سرور حافظ یار جنگ حرمت
 حافظ قاسم حافظ عمر حافظ معروف عورات حرمت النساء حبیبی حیات بی
 حلیمہ بی حبیب النساء حسینہ بیگم حسین بنو حسین بی خ خیرات حسین خان جیان
 خان عالم خدا بخش خدا نواز خان خادم علی خلیل الرحمان خورشید علی خرم علی
 خلیل اللہ خضر صاحب خواجہ جنید خواجہ میان خواجہ بادشاہ عورات
 خدیجہ بی خواجہ بی خیر النساء خیر دبی د داود علی دلاور علی دوست علی داؤد
 دیانت علی داور علی دلدار علی دلیر جنگ دستگیر صاحب درویش محمد درویش علی
 درویش حسین دوست محمد خان دولت خان داراب جنگ عورات
 دولت النساء دولت بی ولد دار النساء ذاکر حسین ذاکر علی ذاکر اللہ خان ذوالفقار
 راشد علی رحمتہ اللہ رحمان خان رحیم بیگ رمضان علی رجب علی
 روشن علی روح اللہ خان ریاست علی رشید الدین رونق علی خان حرمت
 زار علی رئیس الامرا ریاست حسین رحیم الدین عورات رابعہ بی رحمت
 رحیم النساء رحمتہ اللہ رشید النساء زاهد علی زور اور زبردستان

زوراد جنگ زکی الدین احمد زین العابدین زنده مدار عورت زهر بگم زینت
 زیب النساء زیبوی زینت بی بس سجاده علی ساجد حسین سر دار علی سید احمد
 سعادت علی سیامت علی سلیم خان سر فرزند حسین سر فرزند علی سالار الملک
 سالار جنگ سکندر خان سیادت علی سلیمان صاحب سید محمد سید علی سید کریم
 سر دار جنگ سکندر جاهد سعید خان سید میرن سید سعد الدین حسن سیادت حسین
 سراج الملک سراج الدین سلطان علی عورات سادات بیگم سیده النساء
 سیکند بی سید بی سلی سارابی شش شایق علی شمس الدین حسن شمس الامام
 شیر علی شاه عبدالعزیز شمشیر خان شمشیر علی شهبود جنگ شیخ الاسلام شاه علی
 شاه نور الدین شاه حضرت شاه علی الله شیخ فرید شجاعت حسین شیخ علی شجاع الدین
 شرف الدین شرف الامرا شرف حسین شریف الدین شیخ احمد تیج کاسه
 شیخ منتظر شیخ حسین عورات شرف النساء شریفه بی شرف بی بس
 صابر علی صدر الدین صالح بیگ صالح خان صدر عالم صنفه الله
 صلابت علی صلاح الدین صید علی حسین صمیم الدوله صاحب علی صفی الدین

زکی
 اس لفظ کا ادبی
 بی ذال معجب غلط
 بی ۱۲
 سادات
 او خواجہ کمال الدین
 سادات امامیہ
 سید علی بن ۱۲
 شمس الدین
 شیخ ۱۲

محمد
 شیخ علی بن محمد
 کو سید الدین
 گنج شمس

صديق علي صادق حسين صداقت حسين ض ضامن علي ضمانت علي ضمير غلام
ضياء الدين ضياء الدولة ضياء الحق ط طاہر علی طاہر حسین ط صاحب طربط
طالب حسين طالب الدولة طہارت علی ظ ظفر باب خان ظهور علی ظہیر الدین
ظہور حسین ظہور اللہ عبد الباسط عبد الباقي عبد الحق عبد الحميد عبد الحفيظ عبد الحكيم
عبد الحكيم عبد الحميد عبد الحائق عبد الرزاق عبد الرحيم عبيد الله عبد الرحمن عبد الرشيد عبد الرؤف
عبد الستار عبد السلام عبد الشكور عبد العزيز عبد القادر عبد الكريم عبد الواحد عبد الصمد عبد العطاء
عبد الغفار عبد الغالب عبد الغفور عبد الغني عبد الفتاح عبد الله عبد اللطيف عبد المنعم
عبد الملك عبد المنان عبد المجيد عبد الولي عبد الوالي عبد الوهاب عبد الهادي عبد النبي
عبد اللود علي في علي كجش عارف خان عابد علي عنایت علي عابد حسين
عظيم الدين عسكري صاحب عظيم جاہ عزيز الدين عرفان^{علي} عرفان الله
عزيز الله عزيز خان علاء الدين عالم علي عظيمة الله عارف الدين عامم خان^{الاماني}
عمدة الملك عزيز الملك عزيز الدولة عيسى ميان عباس عليخان عباس حسين
محورات عابدة النسا عزيزة النسا عزيزه بي عظيم النسا عمدة النسا عمدة

عبدالحق علی شاکر
مفتی محمد رفیع الدین
امجد علی شاہ
اسحاق علی شاہ
نور محمد شاہ
محمد رفیق شاہ
علی رضا شاہ
علی قاسم شاہ
محمد عظیم شاہ

عظیم بی غالب بی عزت النساء عالی جاه بی عباس یکم عصمه النساء غالب خان
 غوث خان فنی خان غیاث الدین غلام محمد غلام علی غلام بی غلام حسن غوث خان
 غلام رسول غلام حسین غلام قادر غصنغر حسین غصنغر علی غصنغر حسن عورات
 غالب بی غوث النساء غوث بی **ف** فتح الدین فدا علی فیروز علی فصیح الدین
 مردون که نام نشان داشت اختیار کرد مانند سب بیرون
 فرات علی فیض الله فیض محمد فیاض علی فیض علی فتح الله خان فیاض حسین فقیه محمد فخر الملک
 فضل علی فضل رسول فضل فرخ بیگ فرخنده علی عورت فیض النساء فاطمه بی فضیلت النساء فرخنده
 فرخنده بیگم **ت** قادر احمد خان قادر بیگ قاری منصر
 قادر دوست قنار بیگ قاضی الملک قادر علی خان قلندر حسین قلندر بخش
 قلندر بیگ قاسم علی قربان علی قربان حسین قدرت بی قدرت الله قدرت علی
 قدرت محمد قدرت غنی قیام الدین قادری الدین قاسم الدوله قیام الدوله قمر الدین
 قطب الدین قاضی تمسکی عورات قادر بی قمر النساء قاسم بی **ل**
 کاظم علی کریم الدین کرم علی کمال الدین کر بلا بی حسین کریم الله کرامت علی کلیم الله
 کرامت حسین کلب علی کلب حسین کلامی صاحب عورات کریم النساء کرامت النساء

این نسخه کلامی
 است از قلم
 بنی بزرگوار
 شریفی
 در سال
 ۱۲۰۰
 قمری
 در شهر
 قزوین
 کاتب شده است
 این نسخه کلامی
 است از قلم
 بنی بزرگوار
 شریفی
 در سال
 ۱۲۰۰
 قمری
 در شهر
 قزوین
 کاتب شده است

انسان نام نہ ہو جسے
عزت کے دریا طے
مولیٰ کی زیادہ بجائے
غیر ۱۲۰ سال کا نام
محمد عبد اللہ محمد عثمان
سورسے میں غیب سے
نام نہ کریں
نام کا ساتھ مزاران
حضرت علیہ السلام

مادرخان قلی الدین نوازش علی نوازش حسین نجف علی نجم الدین نظر علی
نظر حسین نظر محمد الدین عورات نورالنسا یازی بیگم نامرالف و

واحسین واحد علی وارث علی وارث علی والاباء وجه الله وجه الله و باب علی
ولی الدین ولایت علی وزارت علی وزیر علی و اهب علی و حمید نور وزیر الدین

عورات وزیرالنسا وزیر بی ۵ ماشم بیگ همت علی هدایت الله خان
مادی علیخان مادی حسین همت خان همت یار جنگ

یار محمد یوسف علی یعقوب علی یادگار علی یوسف شریف

باسین خان یحیی خان یقین الله

عورات یاسین بیگم

تمت

م م

ان اسامی و غیره
در این کتاب مذکور
است

شرایط تعلّم داری

یعنی دیانت و امانت از مولود محمد و امانت مترجم

کیمیای سعادت سعدی نماید سه

مکن فلخ روحی عمل اگر خوابی که وقت رنج تو باشد جهان دشمن تنگ
تو پاک باشی اور مدار از کس پاک ز نند جامه ناپاک کاو از ان برنگ

این رساله دلپذیر برای افزایش تقدیر و عاملان و مانان
تعلقات بلده حیدرآباد و دیگر کشور باد و مطبع منظر العجائب

واقعہ بندر مدرّس در ماه جمادی الاول

۱۳۰۰ هجری بنوی به تجویز مولوی معنوی

سلام قادر صاحب حلیه

طبع پوشید

مَنْ عَمِلَ مَالًا كَفَلَ نَفْسَهُ وَمَرَّاسًا فَعَلَيْهَا
 هر که عمل نیک کند اجر یابد و آنکه عمل بد کند در عقوبت گرفتار آید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الَّذِي وَعَدَنَا فِي الْكِتَابِ بِقَوْلِهِ فَلَنُعَمَّ
 أَجْرُ الْعَامِلِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 إِمَامِ الْمُتَّقِينَ وَعَلَى آلِهِ الطَّيِّبِينَ وَأَصْحَابِهِ الْعَادِلِينَ ۝
 اما بعد مخفی نماند که این رساله است متضمن اصول شرایط تعلقه داری که بر
 ملاحظه حاکمان عادلان نمایان مع تعلقه داران بلین فرخنده نبیا و حیدر آباد و در
 عهده ریاست فرمانروای عدالت شجاع حضرت نواب افضل الدوله بهادر
 مد ظله العالی و عهده خلافت مدار المہامی امیر روشن تدبیر حضرت نواب مختار الملک
 بهادر مد ظله العالی از بنده گنه گار المعروف بواسف که عمری در افادہ خلافت

بسره بوده و در امور شرعیه تألیفات او هم در وطنش و هم درین مکن و خزن
 بنیاد معروف و مشهور است زین تحریر یافت و چون مولانا سید سعد الدین
 صاحب کتابی مفید مبسوط اسمی لار القوانین و فن تعلقه داری خوب نوشته اند
 و انشاء الله تعالی بعد نظر انور حضرت خداوندی امید ترویج و تشبیر آن قوت
 و سن بنده لایق این کار و ما بر این فن نیستیم خواهیم که برای ملاحظه اولوالالباب از
 اهل قبله و غیر اهل قبله سطر چند در غایت بجا و مختصار نوشته شود و مردم صاحب نظر
 بنگام ملاحظه این مختصر بزرگ را بیک سوهاده جدا ازین رساله بردارند و
 نویسنده را که جامع اقوال خدا و رسول محبتی و کلمات طیبات علم است بدعا
 خیر یا دارند و در ماه ربیع الاول ششم هجری در غایت اشتداد مرض مزمن در آن
 توکل علی الله این اوراق نوشته و امید و افاق دارم که این سوجه و پذیر از نظر
 اصحاب صاحبان رفق و وفق و نظم و نسق که عبارت از عالمان قلم و حبه را با
 کشور نظامیه است صامتا الله تعالی عَنْ تَوَائِبِ الزَّمَانِ وَ سَقَطَهَا
 عَنْ سَرَاهِلِ الْفَسَادِ وَالطَّغْيَانِ محروم نماید این رساله مرتب گشت

بر دو باب باب اول در دیانت باب دوم در امانت

باب اول در دیانت

بدانند ای عالمان دیانت شعار که شرط اول عالمی دیانت است و دیانت بمعنی تین
 و رعایت قواعد و ملت باشد هر ملتی که باشد زیرا که آدمی را رعایت قاعد
 شرح او و عمل بر مصالح بزرگان پیشین از اهل اسلام باشند یا غیر اهل اسلام
 لازم و واجب است و نویسنده را از روی قواعد شریعت محمدیه علی صاحبها الکلی
 با کتاب سنت کار است اگر ناظر خبیه در مقابل انوار کتاب سنت برای تطبیق و
 توفیق اقوال مسوحدان و دانیان مذهب خود بخاطر آید و او نسبت آن نماید بر جای
 خویش خواهد بود اکنون بدانند ای عالمان صاحب یقین که بی رعایت دیانت
 امر تعلقه داری استقامت نگیرد و بحکم اذ آفات الشرط فأت المشرط و الکلمه
 شرط و دیانت و امانت یافته نشود و صلاحیت عالمی ندارد و درین صورت ملا حظه
 این رساله خود حاکمان اسلام را مفید خواهد بود و بطور تذکره لاجرم توفیق الهی آنچه
 در وقت تحریر بر طرز القاب و دل من چلن گرمی شود و آنرا تجزیه تحریری آرم و دیانت

بچند قسم می شمارم **قلم اول** عبادت الهی یعنی نماز کردن است و دیگر فرض
 سجا آوردن که عامل اگر تارک نماز و روزه بود لایق این عیب بزرگ نباشد زیرا
 آنکه خداوند عالم را فرمان بردار و ساجد نباشد حکم خداوند نعمت خود یعنی بادشاه
 وزیرش کی قبول کند آخر حال او به طغیان عدوان و عدول حکم حاکم انجامد و غن
 و فرمان حاکم را تقویم پارسه انگار و بجز نشستن بر مسند نیابت و صدارت
 خود را حاکم مستقل انگار و و گردن از حکم حاکم وقت در پید آخر از راه تکبر و تکبار
 در مایه ولت و خواری افتد و بیدار شود از غفلت در عالمی که بیدار او را است
 نباشد که بعد خرابی بهره نداشت بجه کار آید **قلم دوم** اتباع سنت سید عالم
 است و آداب سیرت یاران او برگزیدن و آنحضرت علیه الصلوة والسلام در
 رعایت خاطر خلائق سعی وافر بکار می بردند و هم در فرمان مجید تاکیدات الهی
 درین باب آنحضرت علیه الصلوة والسلام واروده از انجمله **وَإِنْ كُنْتَ**
فَطَاعِلًا لِقَلْبِكَ فَفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اگر باشی تنه خود و سنگدل
 یا محمد علیه الصلوة والسلام البته پراکنده شوند رعایا از پیرامون تو و باید که مژ

عاقل در مقدمه عملکردی موافق سیرت امیرالمومنین عمر ابن خطاب رضی الله عنهما
 و امیرالمومنین علی ابن ابی طالب رضی الله عنهما کار کند و احوال و زمان نبی این
 دو وزیران سید عالم را از کتب علمای دین دریافت کند و بر یک دو سخن موجز
 که درین مختصر ذکر میکنم دل بند که عاقل را یک شماره بس است روایت است
 که وقتی امیرالمومنین عمر رضی الله عنه در حجره خود هنگام نصف النهار دراز کشیده بود
 و عاملی از اعمال آنحضرت در آن خلوت گاه حاضر بود و گاه محله سب کمال
 شفقت عمر عادل در آن حجره آمده بر پای و شکم او سوار می شدند و نوعی
 کستاجی و شوخی می کردند عامل از ملاحظه این حال بهم برآمد و گاه از خبر کرد
 عمر عادل فرمود آیا عمل تو با فرزندان رعایا یا همچو عمل من نیست من درین ساعت
 ترا معزول کردم غرض آنحضرت آن عامل سنگدل را بطرف کرد و فایده
 این حکایت آن است که تو اولاد رعایا را همچو اولاد خود شمار کنی و در پی اصلاح
 امور و تربیت آنها باشی و از شر دشمنان نگاه داری و نظر لطف تو بر حال
 آنها چنان باشد که نظر ما در و پدر بر فرزندان می باشد و اگر یکی از

فرزندان یا محکومان نمود کی با ساز و آواز وی انتقام ستانی و او را در بند
 کنی تا دیگران عبرت گیرند گویند که عمر عادل فقط یک پیرهن بود و بر سفره او
 جز یک نان خورش نبود و دیگر روایت است که بعد وفات عمر عادل یکی از
 بزرگان بن و او را بحجاب دید و پرسید که حق تعالی با تو چه کرد و فرمود چه گویم
 که دوازده سال در قید شدیدی گرفتار بودم آخر شفاعت سید عالم علیه السلام
 انجام دست داد پرسید که یا امیر المومنین بچه خطا مبتلای چنین عاقبت شدید
 بودی فرمود که در قلمرو من ملی بود قضا را سوراخی در آن افتاده بود پای گوسفند
 از میان ریمه در آن سوراخ افتاد و مخرج شد کار پر دازان قضا را از جگر کردند
 که چرا آن معاک را بند نکردی فانث این روایت است که تو در تعلقه خود
 و مضافات آن بر عایت قانون دیانت آنچه روندگان را آزار رساند
 بر داری و سنگ خار از برگد رخلای چینی و بحال بنی آدم و بهام و مویشی
 بنظر مطف نگاه کنی و پل باشکسته نداری و بند تالاب را درست کنی و بحشمت
 خود آنرا نگاه کنی که چه اگر بند بحر زخا بشکند زراعت و آدمیان و مویشی

بلاك شوند و ارتقاء ملكت بم تقصان پذيرد و همه روز و كار خلائق بصديق
 دل متوجه بودن از آثار و پايانت است و از استراحت و تن پروری و خورخو
 بسیار اجتناب نماید آورده اند که امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله
 عنه روزی که در رعایت احوال رعایا و انصاف و عدالت بسر بردی و شب
 در عبادت الهی بودی مریدان آنحضرت عرض کردند یا امیر المومنین لعلی آرام
 بگنیزین فرمود ای یاران چه کنم اگر روزی با یاسايم رعیت ضایع ماند و اگر شب
 بسیار من ضایع مانم این سیرت حضرت امیر جامع است جمیع احکام و پايانت
 را حق تعالی هر عالمی را توفیق عمل بر این سیرت پسندین حضرت امیر ازانی
 دارد و **قلم سیوم** امر معروف و نهی منکر باشد برفق و نرمی فقط بابل
 اسلام اگر خود لایق این کار نباشد فقیهی عالمی را برای این کار نامزد کند که
 آبادی مملکت بادشاه اسلام بامر معروف و نهی منکر وابسته است و درین
 صورت بر رعایا البته واضح گردد که فلان کار موافق شرع است و فلان کار
 مخالف شرع است و همه را توفیق طاعت الهی و اطاعت سید عالم صلی الله

علیه و آله وسلم دست دهد و جمله رعایا درین صورت حکم حاکم را بجان
 دل قبول نمایند و از جاده اطاعت و انقیاد و نائب بدر نزو و نذ و چون
 دل رعایا مالوب گردد و در ارتقاء مملکت سی وافر بکار برند و در اجرا
 حد شرعی و قصاص و تعزیر و غیره موافق حکم حاکم اسلام و مقتضات عمل کنند
 و پاس خاطر کسی درین باب نکنند که مجرم یکی از اقارب او بود و قاضی و مفتی
 اسلام را تعظیم کنند و بچشم کم نه بینند بلکه چون عوام الناس مطیع او و متعاود او
 باشد **قلم چهارم** موافق عهد خود عمل کند و در حق رعایا جور و ستم
 روا ندارد که نگاه داشت عهد و میثاق از علامات تدین است و آنکه بد
 عهد می کند بی دین است و در دل خود از رفاهیت حال رعایا یا حسد را
 راه نهد بد که فزاحت حال رعایا موجب تو فیر گنج است و اگر زیاده از قرار
 و او سابق بحسن تدبیر او زار از رعایا بدست آید بجنبه آنرا بر کار رساند و
 درین باب خود را از جور و خیانت نگاه دارد **قلم پنجم** اینکه در ابواب
 عملداری از عذاب الهی و آتش دوزخ خائف و ترسان باشد که اگر

در پرده امری که برخلاف دین باشد کمین فزاید روز محشر گرفتار ایم و اگر
 راز من بر ملا شود و خیانت ظاهر گردد فصاحت و رسوا شوم و از پایم خود
 برافتم آخر تاوان آن بمن لازم آید و مرا در قید شدید نگاه دارند قس علی هذا
 و عامل امیدوار عنایت خداوند نعمت و ترسان از غضب او باشد
 غرض در باب عملداری بطرف خیانت میل کردن موجب مغفرت و
 دنیا است خسر الدنیا و الآخرة همین است **قلم هشتم** اینکه آنچه از سر کار
 مشا بهر بیش قرار بنام او مقرر کرده اند همان حلال و اندو هیچ وجه و مال
 سر کار خیانت نکند که انجام خیانت خواری و دولت است و از پاره
 رشوت هم حذر نماید و تحفه و هدایای از غریبا و اغنیاء قبول نکند که درین
 صورت کار تعلقه تباه گردد و دخل ملک بر وقت خودش نرسد و آنچه
 نوشته آن فرمود که نمک بهمت بستان تا ده خراب نگردد مشهور است
قلم نهم مشورت باشد که در اکثر امور مشورت و صواب دیدن میان
 و رفیقان و پیران جهان دیده کار کند که کار بلی مشورت راست نیاید

حق تعالی با وجود آنکه سید عالم را حفظ و افزودنش کرامت کرده و فرمود
 وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ در مقدمات مالی و ملکی با اصحاب خود مشورت
 کنند و بر عقل صواب اندیش خود اعتماد کلی ندارند که در امور مملکت اجتماع
 آراء و اعتماد مجلس عقلا موجب صلاح حال و مال است پس عالمانی که لغزو
 و نجات و تنگ و خود پسندی مشورت را دوست ندارند و بر مجبور رای
 سقیم خود عمل کنند در چند روز تباه شوند.

باب دوم در امانت

بدانید ای عالمان صداقت آثار که امانت داری نشان ایمان
 داری است که لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ فرموده سید عالم است امانت
 بر دو قسم است یکی امانت الهی که در آیه اِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَاتُ فَوَكَّلْنَا
 کرده اند و مراد ازین امانت یا عبادت الهی یا محبت با خدای عز و جل
 باشد رعایت این امانت هم در امر تعلقه داری خیلی بکار می آید دوم
 امانت خلائی بود از زور و مال و جان و آبروی ایشان که نگاه داشت

آن بر ذمه عامل و هر فردی از افراد بنی آدم واجب و لازم است و این
باب را بچند قلم ذکر میکنم **قلم اول** حفظ امانت سرکاری است از زور
و مال خزاین و دوائین و غله و رخت و سامان و غیره که در آن باب
هیچ گونه خیانت روا نه آید و هنگام رسیدن بداخل مملکت علی روستا
الاشبهاد یعنی در پیش مردم حساب ورد و فردج کرده خزانه را
در بیت المال بهند و در محافظت آن قصور نکند اگر اچنانا مال امانت
سرکار بمسکن خاص او از دیهات رسد آنرا در خانه خود نبرد و بملاحظه
زورفراوان طمع را کار بندشده تابع نفس و شیطان نگردد و بنای
گذران خود و براسراف و مبدّر بنهد و از خزانه دار بیت المال
قرض نستاند و نفاد و صیرفی امانت شعار بدست آرد تا در میان
زرسره و نامرئه تمیز نکند و کلید خزاین بدست خود دارد و دهننگار خاست
مجلس صیرفی تفحص حال او کند و اگر کاغذ زر باشد آنرا همچو زر
شمرده و احتیاط کند و از تکلف در گذران و الوان نعمت خورد

و لباس فاخره پوشیدن و نشان و شوکت در سواری حذر کند که
 درین صورت بنیاد امانت داری از پای در افتد و قوت طایفه
 بحرکت آید و اکثر پیاده پابکشت زار مارود و اگر در توفیر مال بحسب
 خود بی ایذای خلق سعی کرده باشد صلوة و انعام آن از حاکم توقع دارد
قلم دوم رعایا امانت الهی اند پس جان و مال ایشان را بچوکی و
 بهره از دست نظا و دل و زودان و راه زنان و غارتگران نگاه
 دارد و زمین داران و خرج گذاران را بیدل و پریشان نکند
 و خفیه و رنجس احوال او باشند و سنگران و اهل دغا که رعیت را
 آزار رسانند باشد و علاقه داران خود را آن قدر زور و قوت
 ندهد که مردم آزاری کنند و برای حفاظت جان و مال مسافران
 در راه مشایع عام چو کیداران و پاسبانیان را مقرر کند
قلم دوم اینکه رعایا بدایع و دایع خالق اند و درین امانت هم خبردار
 باشد و در پی ذلت و امانت و ایذای آنها نباشد زیرا که

سعدی علیه الرحمة گفته است که هر که خلقِ خدای عزوجل را بیازارد تا دل
 مخلوقی بدست آرد حق تعالی همان مخلوق را بروی گمارد تا او مار زرد و گاو
 او بر آرد و چون رعایا امانت الهی باشند لازم شد رعایت حال ایشان
 زیاده تر کردن که آبادی خزانة بعد و حسن سعی رعایا وابسته است چون
 رعیت کم شود ارتعاع مملکت نقصان پذیرد و در باب سلامت و
 دلجوئی و تقویت رعایا قصور نکنند که این قصور سبب ویرانی ملک
 باعث عزیزی او خواهد بود و مر سوم غربا و مساکین و فقرا و صرف مساجد
 و معابد و مزارات اولیا بحسن ادا و بلا قصور رسانند و رسم نو در باب
 اخذ مال خلاف دستور قدیم ایجاد نکنند و بدانند که اگر رعیت با من راضی نباشند
 خدا از من راضی نبوده و بعلت آنکه رعایا امانت الهی اند **قلم سیوم**
 امانت اسرار است که هیچ کس را بر اسرار ملک واقف نگرداند مگر گاه
 شریک و در نظم و نسق و محل اعتماد او باشند **قلم چهارم** نگاه داشت
 امانت اسلحه و لشکر باشد که اسلحه ضائع نشود و وظیفه سپاه موافق

قرار داد بدست آنها رسد و در کار سرکار و قلع و قمع اعدا و اسیر کردن
 راه زمان قاصر نباشد و دانه و علف مرکب سواران بی خیانت رسانند
 قلم پنجم امانت مواشی و دواب سرکاری است که از شما و آنها و
 منافع آنها خبردار بوده و در آن باب خیانت نوزده قلم ششم
 امانت داری در باب احکام و فرامین و دفتر سرکاری است که در آن
 هیچ وجه تحریف و تصحیف نکند و در هیچ حال عدول حکم آقای خود نکند
 و بنده فرمان بردار باشد چنانکه گفته اند سه مهتری در قبول فرمان است
 ترک فرمان دلیل حرمان است با و بکمال امثال و حسن انقیاد و در شوق
 عرایض اقبال رواندازد و از اطناب میل و اختصار نخل حذر کند و نابا
 تفصیل به نسبت صدر نائب همین قاعده عمری دارند قلم هفتم امانت یوسف
 واران و وظیفه خواران است اعم از اهل اسلام و غیر ایشان که درین باب
 هیچ خیانت مجور و ستم نکند و وظایف مردم بر روز میعاد بلا قصور رسانند
 و در رزق الهی بر روی روزی خواران سبب عداوت ویرینه یا اختلاف

ملت بند نکند قلم هشتم امانت داری حق ننگ آقا و اداسی سر
 احسان اوست که خداوند نعمت را در خلوت و جلوت به نکریم و تعظیم
 یا و کند و شاگرد باشد و در دل گوید که من بسبب لطف خداوندی
 بدین پایه رسیدم اگر ننگ حرامی کنم در دایره رسوا شوم من بنده
 فرمانم اگر گردن کشی و انحراف از من ظاهر شود

در معرض عتاب و خطاب قایم و آیم

بی اعتبار ذلیل و خوار

شوم و الله الموفق

م م م م

ت

